© rasailojaraid.com

ے باعث انھوں نے بڑی بڑی سختیاں جھیلیں اور مصائب برداشت کئے۔ لیکن عزم و ہمت میں ذرا
پیدا نہیں ہوئی۔ طبعاً بڑے ہنسوڑ اور خوش مزاج تھے اور ساتھ ہی بڑے رقیق القلب بھی
بوالکلام آزاد کے تو عاشق زار ہی تھے اور اس لئے اُن کی وفات کے بعد وہ خود بھی اپنی زندگی سے
ہوگئے تھے لیکن بہت سے لوگوں کو یہ سن کر تعجب ہوگا کہ حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ
وفات کی خبر جب انھوں نے سنی تو اس طرح بے ساختہ بلک بلک کر روئے ہیں کہ دیکھنے والوں کو ان پر رحم آتا

اللھم اغفرلہ وارحمہ

احباب کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ راقم الحروف دس برس اور چند ماہ کے بعد مدرسۂ عالیہ کلکتہ کی
ت سے سبکدوش ہوکر مسلم یونیورسٹی علی گڈھ سے منسلک ہوگیا ہے۔ اس لئے ذاتی خط و کتابت
مندرجۂ ذیل پتوں میں سے کسی پتہ پر کی جائے۔

(۱) صدر شعبۂ سنی دینیات۔ مسلم یونیورسٹی علی گڈھ۔

(۲) علی منزل۔ لال ڈگی روڈ۔ سول لائنز۔ علی گڈھ۔

کلکتہ میں قیام کی یہ مدت دیکھتے دیکھتے ایک خواب کی طرح پوری ہوگئی! اور خواب بھی وہ جو بڑا حسین و
تھا جس کے اثرات عمر بھر ذہن میں اُجاگر رہتے ہیں یہاں ایک پردیسی کی پذیرائی جس طرح گورنمنٹ نے کی۔
عالیہ کے اساتذہ اور طلبا نے کی اور پبلک کے مختلف طبقات اور جماعتوں نے کی اُس کی وجہ سے کلکتہ
سا اور پورا مغربی بنگال عموماً پردیس نہیں بلکہ وطن سے بھی کچھ زیادہ گہوارۂ انس و محبت ہوگیا تھا۔ میں
سے روانگی کی تاریخ قصداً مخفی رکھی لیکن روانگی سے ایک ہفتہ قبل جب اُس کا اظہار ہوگیا تو ...
دوستوں نے مختلف طریقوں سے جس طرح اپنے تعلقِ خاطر کا اظہار کیا ہے اُس کو میں اپنی حیات مستعار کا ایک
سرمایہ تصور کرتا ہوں۔ علمی ادبی ثقافتی اور تعلیمی اداروں اور انجمنوں نے اور دائمی پارٹیوں اور جلسوں کا
انتظام کیا۔ احباب نے شخصی طور پر پُرتکلف دعوتوں کا بندوبست کیا۔ اردو اخبارات نے ان ... بیانات
... میں میری تقریریں جلی عنوانات سے شائع کیں اس کے علاوہ طویل اداریے اور اڈیٹوریل نوٹ
... میرے کوائف ... مقالات اور نظمیں شائع کرکے جو عزت افزائی کی اُس کا ایک حقیر
... تصور بھی نہیں کرسکتا تھا و داعی تقریبات کے موقع پر بنگالی حضرات نے جو تقریریں کیں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

یا نظمیں پڑھیں اُن کا ایک ایک لفظ خلوص محبت اور شفقت کا آئینہ دار تھا حد یہ ہے کہ بڑے بڑے سن رسیدہ بزرگوں اور ہم عمر دوستوں کو بے ساختہ روتے اور گلوگرفتہ میں نے تنہا نہیں تمام شرکائے جلسہ نے دیکھا ہے بعض وہ حضرات جن سے کلکتہ کی مدت قیام میں ایک مرتبہ بھی کبھی ملاقات نہیں ہوئی تھی انھوں نے بھی ایسی نظمیں لکھیں اور سنائیں جن کا لفظ لفظ درد و اثر میں ڈوبا ہوا اور انتہائی مخلصانہ جذبات کا ترجمان تھا (یہ نظمیں چونکہ فنی اعتبار سے بھی بڑی پختہ اور بلند ہیں اس لئے جستہ جستہ "برہان" میں بھی شائع ہوں گی) اردو۔ عربی اور بنگلہ زبانوں میں لکھے ہوئے سپاس ناموں کا اتنا انبار لگ گیا کہ کلکتہ سے منتقل ہوتے وقت منجملہ اور اثاثہ بیت کے اُن کا ایک مستقل عدد ہو گیا۔ اور چونکہ وہ سب شیشہ میں فریم کئے ہوئے تھے اس لئے اُن کو بڑی احتیاط سے لانا پڑا۔ محبت و خلوص اور نوازش و کرم کے ان غیر معمولی مظاہروں کو یہ بندۂ ناچیز دیکھتا تھا اور مولانا محمد علی مرحوم کا یہ مصرعہ بار بار پڑھتا تھا

اک فاسق و فاجر میں اور ایسی کرامتیں

حقیقت یہ ہے کہ میں اپنی نسبت کبھی کسی غلط فہمی میں مبتلا نہیں ہوا من آنم کہ من دانم کے بمصداق میں اپنی بساط اور ہیچ میرزی سے کبھی غافل نہیں ہوا۔ یہ جو کچھ ہوا محض لطف و کرم خداوندی ہے خدا جب اپنے کسی حقیر بندہ پر مہربان ہوتا ہے تو اُس کے بزرگوں اور دوستوں کے دل میں اس کی طرف سے ایسا ہی حسنِ ظن اور تعلق خاطر پیدا کرتا ہے اور اسی وجہ سے اوپر جو کچھ لکھا گیا ہے اُس کا مقصد واما بنعمة ربك فحدث کی تعمیل اور بحسب من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ تشکر و امتنان کے سوا کچھ اور نہیں۔ فجزاهم الله عنی احسن الجزاء۔

مغربی بنگال عموماً اور کلکتہ کے مسلمانوں کو خصوصاً اللہ تعالیٰ نے بحیثیت مجموعی جو خصوصیات دی ہیں ان میں عالی ہمتی ہے۔ بیدار مغزی اور توانائی ہے مذہبی اور قومی مسائل سے دلچسپی اور اُن کی گتھیوں کو سلجھانے کا جذبہ ہے علمی اور ثقافتی روایات کو محفوظ اور زندہ رکھنے کا ولولہ ہے اگر یہ سب مل جل کر کام کریں تو پورے ہندوستان کے مسلمانوں کے لئے ایک مثالی اور نمونہ بن سکتے ہیں اللہ تعالیٰ اُن کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی مدد اُن کے شامل حال کرے۔

© rasailojaraid.com